بفیضانِ نظر سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمّہ، امامِ اعظم، فَقیہِ اَفْخَم حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابِت رَحمۃُ اللہِ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سُنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ علیہ

(ویب ایڈیشن)

اسلامی بہنوں کا ماہنامہ

(دعوتِ اسلامی)

ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۰ھ

جولائی 2019ء

جلد: 1 ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۰ھ
شمارہ: 3 جولائی 2019ء

(ویب ایڈیشن)

اسلامی بہنوں کا ماہنامہ

(دعوتِ اسلامی)

(Web Edition)

قرآن و حدیث

اصلاحی مضامین

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

ڈاک کا پتہ: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران باب المدینہ کراچی
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)
اسلامی بہنوں کا ماہنامہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہے
https://www.dawateislami.net

تاثرات (Feedback) کے لئے

اپنے تاثرات، مشورے اور تجاویز نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریسز پر بھیجئے

Khatoon.mahnama@dawateislami.net
mahnama@dawateislami.net

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:
مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔
(الکامل لابن عدی، 5/505)

حمد / مناجات

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یاربِّ مُصطفٰے

حج کا شرف ہو پھر عطا یا ربِّ مُصطفٰے
میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مُصطفٰے

مل جائے اب رہائی فِراقِ مدینہ سے
ہو یہ کرم، ہو یہ عطا یا ربِّ مُصطفٰے

رُخ سُوئے کعبہ ہاتھ میں زم زم کا جام ہو
پی کر میں پھر کروں دُعا یا ربِّ مُصطفٰے

روتی رہے جو ہر گھڑی عشقِ رسول میں
وہ آنکھ دے دے یا خدا یا ربِّ مُصطفٰے

ہوں ختم میرے ملک سے تخریب کاریاں
امن و امان ہو عطا یا ربِّ مُصطفٰے

دنیا کے جھگڑے ختم ہوں اور مشکلیں ٹلیں
صدقہ حسن حسین کا یا ربِّ مُصطفٰے

اس طرح پھیلے نیکی کی دعوت کہ نیک ہو
ہر ایک چھوٹا اور بڑا یا ربِّ مُصطفٰے

تُو بے حساب بخش دے عطّارِ زار کو
تجھ کو نبی کا واسطہ یا ربِّ مُصطفٰے

وسائلِ بخشش، ص129
از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتُھم العالیہ

نعت / استغاثہ

حق کے محبوب کی ہم مدح وثنا کرتے ہیں

حق کے محبوب کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں
اپنے اس آئینۂ دل کی جِلا کرتے ہیں

ہم وہ بندے ہیں کہ دن رات خطا کرتے ہیں
یہ وہ آقا ہیں کہ سب بخش دیا کرتے ہیں

کر دیا اپنے خزانوں کا خدا نے مالک
بے طلب جس کو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں

خُلد دے دینا، فقیروں کو غنی کر دینا
آپ کے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

انگلیوں سے وہ بہادیتے ہیں ایسے چشمے
سیکڑوں جس سے کہ سیر اب ہوا کرتے ہیں

جاکے دیکھیں گے کسی روز بہارِ طیبہ
اسی امید پہ عُشّاق جیا کرتے ہیں

ساتھ لے لو ہمیں اے قافلے والو لِلّٰہ
ہند میں بے سروسامان پِھرا کرتے ہیں

ناز قسمت پہ نہ کیوں کر ہو جمیلِ رضوی
لوگ مدّاحِ نبی تجھ کو کہا کرتے ہیں

قبالۂ بخشش، ص105
از مدّاح الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

قرآنِ کریم کی روشنی میں

رشتے نبھائیے

بنتِ حسن عطاریہ

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا۔ (پ13، الرعد:21)

صلۂ رحمی کا معنیٰ صلۂ رحم کے معنی رشتے کو جوڑنا ہے یعنی رشتے والوں کے ساتھ نیکی اور سُلوک کرنا۔

(بہارِ شریعت، 3/558)

شرعی حکم صلۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رِحم (یعنی رشتہ ختم کرنا) حرام ہے۔ (بہار شریعت، 3/558)

کن رشتے داروں سے صلۂ رحمی واجب ہے؟ ظاہر قول کے مُطابق ذُو رِحم (یعنی نسبی) رشتے دار چاہے مَحرم ہوں یا نہ ہوں ان کے ساتھ صلۂ رحمی (نیکی اور اچھا سلوک کرنا) واجب ہے۔ رشتے دار دُور کے بھی ہوتے ہیں اور قریبی بھی، اُن سے سلوک کے بھی مختلف درجات ہوں گے۔ والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، اِن کے بعد ”ذُو رِحم محرم“ (یعنی وہ رشتے دار جن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) کا، اِن کے بعد نزدیکی کی ترتیب کے مطابق بقیہ رشتے دار۔

(ردُّالمحتار، 9/678)

صلۂ رحمی کی اہمیت تین فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ملاحظہ فرمایئے: 1 رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری، 4/97، حدیث: 5984) 2 جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری، 4/136، حدیث: 6138) 3 جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لئے (جنت میں) محل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بلند کئے جائیں اُسے چاہئے کہ جو اُس پر ظلم کرے اُسے معاف کرے، جو اُسے محروم کرے اُسے عطا کرے اور جو اُس سے تعلق ختم کرے وہ اُس سے ناطہ جوڑے۔ (مستدرک، 3/12، حدیث: 3215)

صلہ رحمی کی مختلف صورتیں صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صلہ رحم کی مختلف صورتیں ہیں: ان کو ہدیہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت (یعنی مدد) درکار ہو تو اس کام میں ان کی مدد کرنا، انھیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا۔

(بہارِ شریعت، 3/559)

صلہ رحمی کے 5 فائدے 1 رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اللہ کریم کی خوشنودی پانے 2 شیطان کو دکھ پہنچنے 3 عمر میں اضافے 4 رزق میں برکت اور 5 آپس میں محبت بڑھنے کا سبب ہے۔ (تنبیہ الغافلین، ص73 ملخصاً)

پیاری اسلامی بہنو! موجودہ دور میں جدید ٹیکنالوجی نے اجنبیوں کے درمیانی فاصلے تو کم کر دیئے ہیں لیکن اپنوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے رشتے داروں کے ساتھ تعلّقات کو بحال رکھیں۔ اللہ پاک ہمیں صلہ رحمی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنتِ اَنصاری عطاریہ مدنیہ

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما سے ارشاد فرمایا: یَا عَبْدَ اللّٰہِ! لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ، فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ یعنی اے عبداللہ! فلاں کی طرح مت ہو جانا جو قیامِ لیل (یعنی رات میں عبادت) کا عادی تھا پھر اس نے قیامِ لیل چھوڑ دیا۔ (بخاری، 1/390، حدیث:1152)

کمی نہ کرے اس حدیث کے تحت امام نَوَوِی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نیک کام کا بندہ عادی ہو اس پہ ہمیشگی اختیار کرے اور اس میں کمی نہ کرے۔ (شرح النووی علی مسلم، 8/43)

نیک عمل چھوڑنے کی مذمت حضرت سیّدنا محمد علی بن علّان شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک میں اس بات کی مَذمّت کی گئی ہے کہ انسان کسی بھلائی کا عادی ہونے کے بعد اسے چھوڑ دے۔ (دلیلُ الفالحین، 6/633، تحت الحدیث:1161)

پسندیدہ ترین عمل فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہے: اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ یعنی اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ ہے جس پہ ہمیشگی اختیار کی جائے اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔ (مسلم، ص307، حدیث:1827)

استقامت کا معنٰی استقامت یہ ہے کہ درست (اسلامی) عقیدے پر ثابت قدمی، نفع بخش علم، نیک اعمال اور اخلاص پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 1/529، تحت الحدیث:274)

استقامت کی قسمیں پیاری اسلامی بہنو! استقامت کی تین اقسام ہیں: 1 ایمان پر استقامت یعنی شدید آزمائشوں کے باوجود ایمان پر ڈٹے رہنا جیسا کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی سیرت ایسے بے شمار واقعات سے بھری ہوئی ہے 2 فرائض پر استقامت یعنی فرض اعمال مثلاً نماز، روزہ وغیرہ کو کبھی ترک نہ کرے 3 مُسْتَحَبّات پر استقامت یعنی تلاوت، ذکر و دُرود اور حُسنِ اَخلاق وغیرہ ایسے اچھے اعمال جو فرض و واجب نہیں ہیں وہ بھی ہمیشہ کئے جائیں۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ذوالقعدۃ الحرام 1439، ص5 ملخصاً)

استقامت کا حکم ہر استقامت کا حکم جُدا ہے۔ درست اسلامی عقائد پر استقامت سب سے بڑا فرض ہے۔ فرائض کی پابندی اور گناہوں سے بچتے رہنا بھی لازم ہے جبکہ مستحبات کی پابندی اعلیٰ درجے کا مستحب ہے۔ (سابقہ حوالہ)

کامیابی کا راز پیاری اسلامی بہنو! دین و دنیا کے معاملات میں کامیابی کے لئے استقامت بہت ضروری ہے حتّٰی کہ مسلسل گرنے والا پانی کا ننھا سا قطرہ بھی مضبوط چٹان میں سوراخ کرنے میں کامیاب ہو ہی جاتا ہے۔

استقامت پانے کے طریقے گناہوں سے بچنے اور نیک اعمال کرنے پر استقامت کیلئے چند مددگار اُمور بیان کئے جاتے ہیں: 1 نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کا ذہن ہو، یہ ذہن بنانے کیلئے موت اور یومِ آخرت کو پیشِ نظر رکھا جائے 2 نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے اور برے لوگوں کے سائے سے بھی بچا جائے 3 اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے رہیں کہ مجھے نیکیوں پر عمل اور گناہوں سے پرہیز پر استقامت نصیب فرما۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ذوالحجۃ الحرام 1439، ص4، 5 ملخصاً)

اللہ پاک ہمیں ایمان و اعمالِ صالحہ پر استقامت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

اسلامی عقیدے

بنتِ محمد محبوب عطاریہ

قراٰنِ کریم سے متعلق عقائد

قراٰنِ کریم اُس ربِّ عظیم کا بے مِثل کلام ہے جو اکیلا معبود، تنہا خالق اور ساری کائنات کا حقیقی مالک ہے۔ اُس نے اپنا یہ کلام رسولوں کے سردار، دو عالَم کے تاجدار صلی اللہ علیہ و آلہ سلم پر نازل فرمایا تاکہ اِس کے ذریعے آپ لوگوں کو اللہ پاک پر ایمان لانے اور دینِ حق کی پیروی کرنے کی طرف بلائیں، شرک و کفر اور نافرمانی کے انجام سے ڈرائیں، لوگوں کو کفر و شرک اور گناہوں کے تاریک راستوں سے نکال کر ایمان اور اِسلام کے روشن اور سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیں اور اُن کے لئے دنیا و آخرت میں کامیابی کی راہیں آسان فرمائیں۔ (تفسیر صراط الجنان، 10/1)

قراٰنِ کریم کے متعلّق عقائد

1 قراٰنِ کریم سب سے اَفضل کتاب ہے جو اللہ پاک نے سب سے افضل رسول حضور پُرنور احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ سلم پر نازل فرمائی۔

2 دینِ اسلام چونکہ ہمیشہ رہنے والا ہے لہٰذا قراٰنِ کریم کی حفاظت اللہ پاک نے اپنے ذمے رکھی اور ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (پ14، الحجر:9)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قراٰن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

3 چاہے تمام دنیا قراٰنِ کریم کو بدلنے کے لئے جمع ہو جائے لیکن اس میں کسی حرف یا نقطے کی کمی بیشی ناممکن ہے۔

4 جو شخص یہ کہے کہ قراٰنِ کریم میں سے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا، بڑھا دیا یا بدل دیا وہ قطعاً کافر ہے۔

5 اگلی کتابیں انبیائے کرام علیہم السلام کو ہی زبانی یاد ہوتی تھیں لیکن قراٰنِ کریم کو مسلمانوں کا بچّہ بچّہ یاد کر لیتا ہے

6 قراٰنِ کریم نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیئے۔

7 قراٰنِ کریم کی بعض آیتوں نے بعض دیگر آیات کو بھی منسوخ کر دیا۔

8 نَسخ(یعنی منسوخ ہونے) کا مطلب یہ ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کیلئے ہوتے ہیں مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کیلئے ہے۔ جب اس حکم کی مدت پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم اُٹھا دیا گیا اور حقیقۃً دیکھا جائے تو اُس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا۔ (بہار شریعت، 1/29تا34 بتغیر)

9 قراٰنِ کریم کو تورات و اِنجیل کی طرح ایک ہی مرتبہ نہیں اُتارا گیا بلکہ حالات و واقعات کے حساب سے تھوڑا تھوڑا کر کے 23 سال کے عرصے میں نازل ہوا تاکہ اِس کے اَحکام پر عمل کرنا مُسلمانوں پر بھاری نہ پڑے۔

10 اِس کے نازل ہونے کی ابتداء رَمَضان کے بابرکت مہینے میں ہوئی۔

11 نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ سلم کی بارگاہ میں اِسے لانے کا شرف رُوحُ الاَمین حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حاصل ہوا

12 قراٰنِ عظیم کے بہت سے نام ہیں جو کہ اِس کتاب کی عظمت و شرف کی دلیل ہیں، جیسے برہان، فُرقان، نور وغیرہ۔

(تفسیر صراط الجنان، 11/1)

مُعجزاتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے

بنتِ انوار عطّاریہ

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو معجزات عطا فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کئی مَواقع پر مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے۔ اس مُبارک معجزے کا ذکرِ خیر پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے:

انگلیوں سے چشمے جاری ہوگئے حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حُدیبیہ کے روز لوگوں کو پیاس نے آگھیرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے ایک ڈول تھا جس سے حضور نے وضو کیا۔ لوگ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے: ہمارے پاس پینے اور وضو کرنے کے لئے صرف یہی پانی ہے جو اس ڈول میں ہے۔ یہ سن کر نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس ڈول میں رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پھوٹنے لگا۔ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے وہ پانی پیا بھی اور وضو بھی کیا۔ پوچھا گیا کہ آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمارے لئے کافی ہوتا لیکن ہم صرف پندرہ سو (1500) تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، 2/383، حدیث: 5882)

عاشقِ رسول امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس ایمان افروز معجزے کی منظر کشی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص 134)

معجزۂ نبوی کی عظمت میدانِ تیہ میں پانی نہ ملنے پر پیاس سے بے حال بنی اسرائیل نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں فریاد کی تو آپ علیہ السلام نے اللہ پاک کے حکم سے ایک پتھر پر عصا مارا جس سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہوگئے۔ (صراط الجنان، 1/136 ماخوذاً)

حضرت شیخ عبدُالحق مُحدِّثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام کا یہ معجزہ کہ وہ پتھر سے پانی رواں فرما دیتے اور پتھر سے چشمہ برآمد کرتے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنی مبارک انگلیوں سے چشمہ جاری فرما دیا۔ پتھر تو زمین ہی کی جنس سے ہے اور اس سے چشمے بہا کرتے ہیں لیکن اس کے بر خلاف گوشت پوست سے پانی کا چشمہ جاری کرنا حد درجہ عظیم ہے۔ (مدارج النبوۃ، 1/182)

صحابۂ کرام کی خوش بختی حکیمُ الاُمت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خوش نصیب تھے یہ حضرات جنہیں اس پانی سے وضو نصیب ہوگیا جس سے ان کے ظاہر باطن دونوں پاک ہوئے، تمام پانیوں سے حتّٰی کہ آبِ زمزم سے بھی یہ پانی افضل تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/182)

سب سے افضل پانی حضرت شیخ احمد حَمَوی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: تمام پانیوں میں سب سے افضل وہ پانی ہے جو نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے نکلا، اس کے بعد آبِ زمزم، اس کے بعد آبِ کوثر پھر اس کے بعد دریائے نیل کا پانی افضل ہے۔ (غمز عیون البصائر، 3/262)

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص 113)

باادب بانصیب

بنتِ سعید عطاریہ مدنیہ

پیاری اسلامی بہنو! ہر ماں کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا بچہ زندگی کے ہر میدان میں کامیابی اختیار کرے۔ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے عموماً والدین اپنی اولاد کو حسبِ استطاعت تعلیم دلواتے اور ان کی کامیابی کے لئے دعاگو رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! دنیا وآخرت کے امتحانات میں کامیابی کے لئے دیگر کئی اُمور کے ساتھ ادب بھی بہت ضروری ہے۔

ادب کسے کہتے ہیں؟ ادب ایک ایسے وصف کا نام ہے جس کے ذریعے انسان اچھی باتوں کی پہچان حاصل کرتا ہے اور اچھے اخلاق اپناتا ہے۔

بچّوں کو اچھا ادب سکھاؤ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اپنی اولاد کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرو اور انہیں اچھا ادب سکھاؤ۔(ابن ماجہ،4/189،حدیث:3671)

اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما نے ایک شخص سے فرمایا: اپنے بچے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا؟ (شعب الایمان،6/400،حدیث:8662ملخصاً)

اہلِ خانہ کو نیکی کی باتیں بتاؤ حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم نے ارشاد فرمایا: خود بھی بھلائی کی باتیں سیکھو اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی نیکی کی باتیں اور ادب سکھاؤ۔

(جمعُ الجوامع،13/244،حدیث:6776)

ادب کی اہمیت حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دینی اور دنیوی تمام اُمور کی زینت ادب ہے۔ مخلوقات کو ہر مقام پر ادب کی ضرورت ہے۔

(فیضان داتا علی ہجویری، ص72)

پیاری اسلامی بہنو! اپنی اولاد کو والدین، اساتذہ، بزرگوں اور نیک لوگوں، قراٰنِ کریم اور احادیثِ مُبارکہ سمیت دینی و دنیاوی کتابوں کا ادب سکھایئے۔ کتاب تو کتاب اپنے بچوں کو سادہ کاغذ کا بھی ادب کرنے کا ذہن دیں۔ بعض بچے اپنی نصابی کتابیں اور کاپیاں بے توجُّہی سے یہاں وہاں ڈال دیتے ہیں یا زمین پر رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے بچوں کو وقتاً فوقتاً سمجھائیں اور ان کی تربیت کریں۔

باادب بنانے کا ایک نسخہ اپنے بچوں کو ادب واحترام کا پیکر بنانے اور بے ادبی کی عادت سے بچانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھ کر انہیں مدنی چینل دکھائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کے فوائد آپ خود ہی دیکھ لیں گی۔

از خدا خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم گَشت از فضلِ ربّ

یعنی ہم اللہ پاک سے اَدب کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ بے اَدب فضلِ ربّ سے محروم ہو کر دربدر ذلیل وخوار پھرتا ہے۔

کرنے کے کام

شب بیداری کے فضائل

بنتِ شوکت عطّاریہ مدنیہ

پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے فرض عبادات کی پابندی کے ساتھ ساتھ کچھ نہ کچھ نفلی عبادات کی بھی عادت بنانا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔ نفلی عبادات میں سے ایک اہم عبادت شب بیداری ہے۔

شب بیداری کسے کہتے ہیں؟ رات کا اکثر حصہ نیک کاموں میں مصروف رہنا شب بیداری کہلاتا ہے۔ ایک قول کے مطابق رات میں کچھ دیر قراٰنِ کریم یا حدیثیں پڑھنے سننے، تسبیح کرنے یا اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود شریف پڑھنے میں مصروف رہنا شب بیداری ہے۔ (مراقی الفلاح، ص206)

شب بیداری کے فضائل 1 قراٰنِ کریم میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام میں۔ (پ19، الفرقان:64) نفلی عبادت رات میں کرنا دن کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس وقت قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور سمجھنے میں زیادہ دل جمعی حاصل ہوتی ہے کیونکہ اس وقت شور وغل نہیں ہوتا بلکہ سکون اور اطمینان ہوتا ہے جو کہ دل جمعی حاصل ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ (صراط الجنان، 7/52) 2 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گُدّی (یعنی گردن کے پچھلے حصے) میں تین گرہیں (یعنی گانٹھیں) لگاتا ہے، ہر گرہ پر یہ بات دل میں بٹھاتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سوجا۔ اگر وہ شخص جاگ کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کُھل جاتی ہے، اگر وُضو کرے تو دوسری گرہ کُھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کُھل جاتی ہے، پھر وہ خوش خوش اور تروتازہ ہوکر صبح کرتا ہے ورنہ غمگین دل اور سُستی کے ساتھ صبح کرتا ہے۔

(مسلم، ص306، حدیث: 1819)

ساری رات نماز پڑھنے کا معمول حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کی اپنی وفات تک یہ عادت رہی کہ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سو جاتیں، پھر بیدار ہوکر کہتیں: اے نفس! تو کتنا سوئے گا اور کتنا جاگے گا۔ عنقریب تو ایسی نیند سوئے گا جس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہوگا۔

(روح البیان، 6/ 242)

شب بیداری کی فضیلت پانے کا آسان نسخہ حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس نے عِشاء کے بعد دو رکعت یا اس سے زیادہ نفل پڑھے وہ شب بیداری کرنے والوں میں داخل ہے۔ (خازن، 3/378)

اللہ کریم ہمیں بھی رات میں کچھ نہ کچھ عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نہ کرنے والے کام

نماز میں سُستی

بنت ممتاز عطّاریہ مدنیہ

نماز ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی مقررہ وقت میں ادائیگی ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔

منافقین کی نشانی

بدقسمتی سے مسلمانوں کی اَکثریّت نماز کے معاملے میں غفلت اور سُستی کا شکار ہے حالانکہ نماز میں سُستی کرنا منافقین کی صفت ہے۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰىۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سُست ہو کر لوگوں کے سامنے رِیاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں۔ (پ5، النسآء:142) اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں سُستی کرنا مُنافِقوں کی علامت ہے۔

(صراط الجنان، 2/335)

نماز میں سُستی کی مختلف صورتیں

فرض نماز چھوڑ دینا، نماز کا وقت ضائع کرکے نماز پڑھنا یعنی ظہر کی نماز عصر میں اور عصر کی مغرب میں پڑھنا۔

(صراط الجنان، 6/122)

صرف لوگوں کے سامنے خُشوع و خُضوع سے اور تنہائی میں جَلدی جلدی پڑھنا یا نماز میں اِدھر اُدھر خیال لے جانا، دلجمعی کے لئے کوشش نہ کرنا وغیرہ سب سُستی کی عَلامتیں ہیں۔ (صراط الجنان، 2/335)

نماز میں سُستی کا انجام

نماز کے معاملے میں سُستی کرنا دنیا و آخرت میں کتنے بڑے نقصان کا باعث ہے اس کا اندازہ لگانے کے لئے تین فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمایئے:

1. قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا، اگر وہ درست ہوئی تو اس نے کامیابی پائی اور اگر اس میں خرابی ہوئی تو وہ رُسوا ہوا اور اس نے نقصان اٹھایا۔ (ترمذی، 1/422، حدیث:413)

2. جو نماز کی حفاظت کرے اس کے لئے نماز قیامت کے دن نُور، دَلیل اور نَجات ہوگی اور جو اس کی حفاظت نہ کرے نہ اس کے لئے نور ہوگا، نہ دلیل اور نہ ہی نجات اور وہ شخص بروزِ قیامت فرعَون، قارون، ہامان اور اُبَی بن خَلف کے ساتھ ہوگا۔ (مجمع الزوائد، 2/21، حدیث:1611)

3. جس کی نمازِ عصر فوت ہوئی گویا اس کے اہل و مال ہلاک ہوگئے۔ (مسلم، ص247، حدیث:1419)

پیاری اسلامی بہنو! مؤمن کے لئے تو نماز معراج ہے اور امامُ الانبیاء صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے بلکہ بزرگانِ دین کا نماز سے محبت کا یہ عالَم تھا کہ وہ قبر میں بھی نماز پڑھنے کے مُتَمَنِّی (یعنی تمنا رکھنے والے) تھے۔ (صراط الجنان، 4/150)

دوزخ کی خوف ناک وادی

صدرُ الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے، اس کا نام "وَیْل" ہے، قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) نماز قضا کرنے والے اس (وادی میں ڈالے جانے) کے مستحق (یعنی حقدار) ہیں۔ (بہار شریعت، 1/434)

پیاری اسلامی بہنو! نماز کی پابندی کرنے کے فضائل اور ترک کرنے پر وعیدات سے متعلق کثیر احادیث وارد ہوئی ہیں جن سے نماز کی اہمیت اور اس عظیم فرض کے معاملے میں سستی کرنے کے گناہ کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں خشوع و خضوع کے ساتھ پابندی سے نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دلچسپ سوال جواب

بنتِ فاروق عطّاریہ

سوال: قراٰنِ کریم میں رُکوع کب قائم کئے گئے؟

جواب: قراٰنِ کریم میں رُکوع حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قائم کئے گئے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/188 ملخصاً)

سوال: کتنے انبیاءِ کرام علیہم الصَّلٰوۃ والسَّلام نے زیتون کے درخت کے لئے دُعا فرمائی؟

جواب: حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السَّلام اور سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سمیت 70 انبیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃ السَّلام نے زیتون کے درخت کے لئے دعا فرمائی۔ (تفسیر صاوی 4/1405)

سوال: عمامے کی ابتداء کیسے ہوئی؟

جواب: حضرت سیّدنا آدم علیہ السَّلام جب جنّت سے دنیا میں تشریف لائے تو حضرت سیّدنا جبریلِ امین علیہ السَّلام نے آپ علیہ السَّلام کے سرِ اقدس پر عمامہ شریف سجایا۔ (محاضرۃ الاوائل، ص84)

سوال: نماز فرض ہونے کے بعد سب سے پہلے کون سی نماز پڑھی گئی؟

جواب: نماز فرض ہونے کے بعد سب سے پہلے ظہر کی نماز ادا کی گئی۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/374)

سوال: حضرت سیّدنا نوح علیہ السَّلام کی کشتی طوفان کے بعد کس پہاڑ پر ٹھہری؟

جواب: حضرت سیدنا نوح علیہ السَّلام کی کشتی طوفان کے بعد "جُودی" پہاڑ پر ٹھہری۔ (پ11، ھود:44)

اچھے نام

بچّوں اور بچّیوں کے 5،5 نام

بنتِ سید ضیاء الحق عطّاریہ مدنیہ

بچّوں کے 5 نام

نمبر	نام	معنیٰ	نِسبت
1	اَحْشَم	زیادہ وقار و اطمینان والا	حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک نام
2	اِلیاس	نہ بھاگنے والا بہادر شخص	ایک نبی علیہ السَّلام کا نام
3	زُبَیر	طاقتور	ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام
4	مِنْہَال	اِنتہائی سخی	ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام
5	عَقِیل	دانا، عقل مند	ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام

بچّیوں کے 5 نام

نمبر	نام	معنیٰ	نِسبت
6	اُمِّ اَیْمَن	بَرَکت و قوّت والی	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَضاعی (یعنی دودھ پلانے والی) ماں
7	رَیحانہ	ایک خوشبودار پودا	سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کنیز کا نام
8	اَسماء	نشانی، علامت	ایک صَحابِیَّہ رضی اللہ عنہا کا نام
9	شَعوانہ	گھنے بکھرے ہوئے بال	ایک بزرگ خاتون کا نام
10	ھَاجِرَہ	دوپہر کا وقت	حضرت سیِّدُنا اِسمٰعیل علیہ السَّلام کی والدہ کا نام

علم و حکمت کے مدنی پھول

بنتِ شمشاد عطّاریہ مدنیہ

بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ارشادات سے آراستہ
علم و حکمت کے 10 مدنی پھول

باتوں سے خوشبو آئے

کس کی صحبت اختیار کی جائے؟

جن لوگوں سے حیا کی جاتی ہے اُن کی صحبت اِختیار کر کے نیکیوں کو زندہ کرو۔ (اِرشادِ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ)

(احیاء العلوم، 2/216)

تجرِبات سے فائدہ اُٹھانے کی اہمیت

جو آدمی تجربات سے فائدہ نہ اُٹھائے، وہ بلند مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ (اِرشادِ حضرت سیدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ عنہ)

(احیاء العلوم، 3/230)

پیدا نہ ہونے والوں پر رشک

میں تو صرف اُن لوگوں پر رشک کرتا ہوں جو پیدا نہیں ہوئے۔ (ارشادِ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ)

(حلیۃ الاولیاء، 8/93)

مخلص کون؟

مخلص وہ شخص ہے جو اپنی نیکیوں کو اس طرح چُھپائے جیسے اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے۔ (ارشادِ حضرت سیدنا ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ) (تنبیہ المغترین، 26)

احمد رَضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی

نیاز کس طرح کے کھانے پر ہونی چاہئے

نیاز کا ایسے کھانے پر ہونا بہتر ہے جس کا کوئی حصّہ پھینکا نہ جائے، جیسے زَردَہ یا حلوا یا خُشکہ (اُبلے ہوئے چاول) یا وہ پلاؤ جس میں سے ہڈیاں علیحدہ کرلی گئی ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/607)

موضوع روایات پڑھنا

بے اَصل و باطِل رِوایات کا پڑھنا، سُننا حرام و گناہ ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 23/732)

نکاح شیشے کی طرح ہے

نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگ (پتھر)، شیشہ پر پتھر خوشی سے پھینکے یا جبر (زبردستی) سے یا خود ہاتھ سے چُھوٹ پڑے شیشہ ہر طرح ٹوٹ جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/385)

عطار کا چمن کتنا پیارا چمن

مسلمانوں کی خیر خواہی

صد کروڑ افسوس! خیر خواہیِ مسلمین کا جذبہ اب دَم توڑتا نظر آرہا ہے۔ (فیضانِ رمضان، ص 351)

چہرے کے نور کا ایک سبب

تہجد کی نماز صحیح طریقے سے ادا کی جائے تو اس سے چہرے پر نور آتا ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہلسنّت، قسط 10، ص 1)

عورت کے لئے ایک بڑی نیکی

اللہ پاک کی رضا کے لئے شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے شوہر کو خوش کرنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

(مَدنی مذاکرہ، 15 رجب المرجب 1437ھ)

اسلامی بہنوں کے لئے

تذکرۂ صالحات

حضرت سیدتنا اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا

ابو محمد عطّاری مدنی*

مختصر تعارف آپ کا نام رُمَیصاء بنتِ مِلْحان انصاریہ اور کنیت اُمِّ سُلیم ہے۔ آپ حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے والد حضرت سیّدُنا عبدُاللہ رضی اللہ عنہ کی رَضاعی خالہ (مراٰۃ المناجیح، 8/53) اور خادمِ رسول حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں، آپ کا تعلق قبیلۂ بنی نَجّار سے ہے، آپ شرفِ اسلام و بیعت سے سرفراز ہوئیں۔ **نکاح و اولاد** آپ رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح مالک بن نَضْر سے ہوا جس سے آپ کے ہاں حضرت انس اور حضرت بَرَّاء رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی، ربِّ کریم نے جب آپ کو ایمان کی دولت سے نوازا تو آپ نے اپنے شوہر کو بھی اسلام کی دعوت دی مگر وہ نہ مانا اور غضبناک ہو کر ملکِ شام چلا گیا اور وہیں مر گیا۔ مالک بن نَضْر کی موت کے بعد آپ کا نکاح حضرت ابوطلحٰہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہوا جن سے آپ کے ہاں حضرت عبدُاللہ اور حضرت ابو عُمَیر رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی۔ (طبقات ابن سعد، 8/312، تہذیب التہذیب، 10/523، معجم الصحابہ، 1/241) **تعظیمِ رسول کی جھلکیاں** ❁ ایک دن حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور ایک مَشکیزے سے پانی پیا، حضرت اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا نے مَشکیزے کے اُس حصّے کو کاٹ کر بطورِ تبرک اپنے پاس رکھ لیا جس حصّے سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پانی پیا تھا۔ (مسند احمد، 10/319، حدیث:27185) ❁ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کے پاس تشریف لاتے اور قیلولہ[1] فرماتے تھے، آپ حُضورِ اکرم کے لئے چمڑے کا بستر بچھا دیتی تھیں، جس پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آرام کرتے تھے، حُضور کو پسینہ بہت آتا تھا تو آپ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پسینہ جمع کر لیتیں اور اسے خوشبو میں ڈال لیتی تھیں، ایک مرتبہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہوئے تو ارشاد فرمایا: اے اُمِّ سُلیم! یہ تم کیا کر رہی ہو؟ عرض کی: حُضور! یہ آپ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ڈال لیتے ہیں یہ بہترین خوشبو ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! ہم اس کی برکت کی اپنے بچّوں کے لئے اُمید کرتے ہیں، فرمایا: تم ٹھیک کرتی ہو۔ چنانچہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے وصیت کی کہ ان کے حَنُوط[2] میں اس خوشبو کو ملایا جائے لہٰذا حضرت انس کی وصیت کے مطابق ان کے حَنُوط میں اس خوشبو کو ملا دیا گیا۔ (بخاری، 4/182، حدیث:6281، مسلم، ص978، 979، حدیث:6055، 6057، مسند احمد، 4/451، حدیث:13365) **جنّت میں دیکھا** مالکِ کونین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ جنّت میں ہوں اچانک ابوطلحٰہ کی زوجہ رُمَیصاء کو جنّت میں پایا۔ (بخاری، 2/525، حدیث: 3679) **خدمتِ حدیث** آپ رضی اللہ عنہا سے حضرت انس بن مالک، حضرت عبدُاللہ بن عباس، حضرت عَمرو بن عاصم انصاری اور حضرت ابوسَلَمہ بن عبدالرّحمٰن رضی اللہ عنہم جیسی جلیلُ القدر ہستیوں نے احادیث روایات کی ہیں۔ نیز آپ سے مروی احادیث بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی میں مذکور ہیں۔ (تہذیب التہذیب، 10/522، 523) **وفات** سیرت کی کتابوں میں آپ کا سنِ وفات تو مذکور نہیں البتہ علّامہ ابنِ حجر عَسقلانی علیہ الرَّحمہ نے لکھا ہے کہ آپ کی وفات حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔ (تقریب التہذیب، ص1381)

اللہ کریم کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) دوپہر میں آرام کرنے کو قیلولہ کہتے ہیں۔

(2) حَنُوط: وہ خوشبو جو کفن اور میّت کو لگانے کے لئے کافور اور صندل وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔ (عمدۃ القاری، 15/392، تحت الحدیث: 6281)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی

مہمان عورتوں کی منفی گفتگو

اُمِّ اسوہ عطّاریہ مدنیہ

انسان کی فطرت (Nature) ہے کہ وہ اپنے جیسے انسانوں کے ساتھ گُھل مِل کر رہتا ہے۔ رشتے داروں، پڑوسیوں، محلّے داروں وغیرہ سے تعلق توڑ کر اکیلے زندگی گزارنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ترین ضرور ہے۔ گھر، محلہ، علاقہ، خاندان، برادری، میکہ اور سسرال وغیرہ کی بنیاد پر انسانوں کے باہمی تعلّقات کا سلسلہ ہوتا ہے۔ خوشی غمی اور مختلف مذہبی و سماجی تہواروں کے مواقع پر میل جول نہ صرف ایک معاشرتی انداز ہے بلکہ دینِ اسلام بھی مخصوص شرائط (Restrictions) کے ساتھ اس کی اجازت دیتا ہے۔

مہمان عورتوں کا منفی انداز جب کسی کے گھر جانا ہو تو اس موقع پر تمام شرعی، اخلاقی اور معاشرتی آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہئے۔ بدقسمتی سے دینی تعلیمات سے دُوری کے باعث بطورِ مہمان گھر آنے والے کثیر مسلمان بالخصوص خواتین ان آداب کو پسِ پُشت ڈال دیتی ہیں۔ اس منفی (Negative) انداز کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں: (1) گھریلو معاملات مثلاً: میاں بیوی، ساس بہو، نند بھابی، دیورانی یا جیٹھانی وغیرہ کے آپسی معاملات کی سُن گُن لینا (2) گھریلو رازوں کی ٹوہ میں پڑنا اور باتوں باتوں میں اُگلوانے کی کوشش کرنا مثلاً: ❁ شوہر یا بیٹے کی کمائی کتنی ہے؟ ❁ شوہر کا کہیں اور چکر تو نہیں چل رہا؟ ❁ شادی کو اتنا عرصہ ہوگیا، اب تک اولاد نہیں ہوئی! ❁ آپ کا شوہر (یا بیٹا) اتنی دیر سے گھر کیوں آتا ہے؟ ❁ رات رات بھر کہاں غائب رہتا ہے؟ ❁ جب دیکھو فون پر لگا ہوتا ہے، کس سے اتنی باتیں کرتا ہے؟ ❁ شوہر نے شادی کی سالگرہ پر کیا تحفہ دیا؟ (3) جھوٹی سچی باتیں کرکے یا مبالغے کا سہارا لیکر گھر میں پُھوٹ ڈلوانے، نفرت پیدا کرنے، اختلافات کا بیج بونے کی کوشش کرنا مثلاً: ❁ تم اس گھر کی بہو ہو یا نوکرانی؟ تمہاری ساس اور نندیں تو آرام کرتی ہیں اور تم سارا دن کام کرتی رہتی ہو! ❁ جب سے آپ کے بیٹے کی شادی ہوئی ہے وہ تو بیوی کا ہو کر رہ گیا ہے، ماں اور بہنوں کو پوچھتا تک نہیں! ❁ جب دیکھو بیوی کو اس کے میکے لے کر گیا ہوتا ہے، لگتا ہے آپ کی بہو نے عَمَلِیّات کا سہارا لیکر آپ کے بیٹے کو قابو کرلیا ہے ❁ لو بھئی! فلانی کے شوہر نے تو شادی کے بعد اسے پورا سونے کا سیٹ دیا اور تمہارے شوہر نے صرف ایک انگوٹھی دے کر ٹرخا دیا وغیرہ۔ الغرض لگائی بُجھائی کرنے اور لڑائی بھڑائی کروانے والی عورتوں کے کثیر انداز، جملے اور طریقے ہوتے ہیں جن کے ذریعے وہ رائی کا پہاڑ، تنکے کا جنگل، بات کا بتنگڑ بناتی اور گھروں میں آگ لگاتی ہیں۔

حکمتِ عملی سے کام لیجئے! پیاری اسلامی بہنو! مہمان نوازی سنّت ہے۔ گھر آئے مہمان کی اس کے مقام و مرتبے کے مطابق شریعت اور مُعاشَرَتی اخلاقیات کو پیشِ نظر رکھ کر خاطر داری کیجئے، چائے، شربت وغیرہ سے مہمان نوازی کیجئے لیکن حکمتِ عملی کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔ مہمان اگر کوئی ایسا سوال کرے جس کا جواب آپ نہیں دینا چاہتیں، یا گھر کے اندرونی معاملات سے متعلق ٹٹولنے کی کوشش کرے تو حکمتِ عملی سے جواب دیجئے یا پھر موضوع بدل دیجئے۔ اس کے باوجود اگر مہمان اصرار کرے تو نرمی کے ساتھ سمجھا دیجئے کہ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے یا میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتیں۔ یاد رکھئے! راز جب تک آپ کے سینے میں ہے محفوظ ہے، ورنہ جو بات آپ کے پاس نہ ٹھہر سکی، کسی اور کے پاس بھی نہیں رہ سکے گی۔ شاعر نے خوب کہا ہے:

بشر رازِ دلی کہہ کر ذلیل و خوار ہوتا ہے
نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گُل بے کار ہوتا ہے

کپڑے دھونے کی احتیاطیں

بنتِ اصغر عطّاریہ

صاف ستھرا لباس انسان کی شخصیت کا آئینہ دار اور اللہ پاک کی نعمت کے شکر کی علامت ہوتا ہے۔ پیاری اسلامی بہنو! ہمارے روزمرّہ کے معمولات میں کپڑوں کی دُھلائی اور پھر ان دُھلے ہوئے کپڑوں کو خشک کرنا بھی شامل ہے۔ ذیل میں کپڑے دھونے اور سُکھانے کے متعلق 5 احتیاطیں ملاحظہ فرمائیے:

(1) رنگ چھوڑنے والے کپڑوں سے احتیاط: گہرے رنگوں (Dark color) والے کپڑے بعض اوقات رنگ چھوڑ دیتے ہیں، ایسے کپڑوں کو ہلکے رنگ (Light Color) والے کپڑوں کے ساتھ نہ دھوئیں کیونکہ دوسرے کپڑوں پر رنگ آجانے کا قَوِی امکان ہے۔ **(2) رنگ دار اور سفید کپڑے الگ دھونا:** کپڑے گھر میں دھوئیں یا دھوبی سے دُھلوائیں! سفید اور رنگین کپڑوں کو الگ الگ دھونے کا اِلتزام کریں۔ **(3) ناپاک کپڑوں کو پاک کپڑوں میں مکس نہ کریں:** اگر بالٹی یا کپڑے دھونے کی مشین میں پاک کپڑوں کے ساتھ ایک بھی ناپاک کپڑا[1] پانی کے اندر ڈال دیا تو سارے ہی کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور بِلاضَرورتِ شَرعِیَّہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے چُنانچہ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صَفْحَہ 792 پر فرماتے ہیں: بِلاضَرورت پاک شَے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ جلد 4 صَفْحَہ 585 پر فرماتے ہیں: جسم ولباس بِلاضَرورتِ شَرعِیَّہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔ ”اَلْبَحْرُ الرَّائِق“ میں ہے: پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے۔ (البحر الرائق، 170/1) لہٰذا ضروری ہے کہ پاک و ناپاک کپڑے جُدا جُدا دھوئیں۔ اگر ساتھ ہی دھونا ہے تو ناپاک کپڑے کا نَجاست والا حصّہ اِحتِیاط کے ساتھ پہلے پاک کر لیجئے پھر بے شک دیگر مَیلے کپڑوں کے ہمراہ ایک ساتھ واشنگ مشین میں اس کو بھی دھو لیجئے۔[2] (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان، ص30) واشنگ مشین کا سوئچ آف یا آن کرتے وقت خیال رکھیں کہ ہاتھ گیلے نہ ہوں کہ اس سے کرنٹ لگنے کا خطرہ رہتا ہے۔ **(4) نیل لگانے کی احتیاط:** ایک بڑے ٹب یا بالٹی میں ضَرورت کے مطابق پانی بھر لیں، اس پانی میں ایک مخصوص مقدار میں نیل ڈالیں اور اچّھی طرح مکس کر لیں کہ سب پانی یکساں رنگ کا ہو جائے، پھر کپڑے اس پانی میں ڈالئے اور اچھی طرح پانی میں ڈبو کر نکال لیجئے، کپڑے نچوڑنے میں بھی احتِیاط کی ضرورت ہے کیونکہ بسا اوقات نچوڑتے وقت ہی کپڑے کا نیل خراب ہو جاتا ہے۔ **(5) کپڑے سُکھانے میں احتیاط:** نیل والے کپڑوں کو الگ اور سایہ دار جگہ سکھانے کا اہتمام کریں کیوں کہ بسا اوقات دھوپ میں کپڑوں پر نیل کے دھبے پڑ جاتے ہیں۔ نیل والے کپڑوں کے علاوہ اور کپڑوں کو خشک کرنے کے لئے دھوپ میں جہاں ڈال رہے ہیں اس جگہ پر اگر دُھول مٹی وغیرہ ہو تو صاف کر لیجئے۔ کپڑے تیز ہوا سے نہ اڑیں اس کے لئے پلاسٹک کی چُٹکی وغیرہ کا استعمال ضرور کریں، لوہے کی سیفٹی پن سے بچیں کہ بعض اوقات ان پر زنگ لگ جاتا ہے یوں اچھے بھلے سوٹ پر زنگ کا نِشان آجاتا ہے۔ کوشش کریں کہ زنانہ کپڑے (Cloth) ایسی جگہ نہ سُکھائیں جہاں آنے جانے والے غیر مَردوں کی نظر پڑتی ہو، خشک ہونے کے بعد کپڑوں کو فوراً اتار لیجئے کیونکہ بعض کپڑے دھوپ میں جلد خراب ہو جاتے ہیں یا ان کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔

---

(1) بچہ خواہ ایک دن کا ہو اس کا پیشاب بھی ناپاک ہوتا ہے اور کپڑوں پر لگنے کی صورت میں کپڑے بھی ناپاک ہو جائیں گے۔ (ماخوذ از مدنی مذاکرہ قسط 3، ص20)

(2) کپڑے پاک کرنے کا طریقہ اور اس کے متعلق مزید مسائل جاننے کیلئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان“ پڑھئے۔

دودھ ضائع ہونے سے بچایئے

امِّ نور عطّاریہ

دودھ اللہ کریم کی ایسی پیاری نعمت ہے جو ہر عمر کے افراد کے لئے فائدہ مند ہے اس نعمت کے جتنے فائدے ہیں اگر بے احتیاطی کی جائے تو یہ نعمت اتنی ہی جلدی خراب یا ضائع بھی ہو جاتی ہے لہٰذا یہاں دودھ کی قدر اور حفاظت کے بارے میں چند اہم باتیں لکھی جارہی ہیں: **دودھ خراب ہونے سے بچانے کے طریقے** ✱ کچا دودھ جلد از جلد اُبال لیں یا فریج میں محفوظ کرلیں کیونکہ اُبالے یا ٹھنڈا کئے بغیر زیادہ دیر تک رکھے رہنے سے اس کے جلد خراب ہونے کا اندیشہ ہے ✱ جس برتن میں دودھ رکھا جائے وہ صاف ستھرا اور ہر قسم کی کھٹائی مثلاً لیموں، لسی اور دہی وغیرہ کے اثرات سے پاک ہو ورنہ دودھ خراب ہوسکتا ہے۔ **دودھ ابالنے کی احتیاطیں** ✱ جب دودھ اُبل کر برتن سے باہر آنے لگے تو فوراً اس پر پانی کی چھینٹیں ماریں یا آنچ ہلکی کرکے اسے دودھ کے چمچ وغیرہ سے ہلائیں تاکہ دودھ باہر نہ گرے ✱ ایسے چھوٹے برتن میں دودھ نہ اُبالیں جو **اوپر تک** بھر جاتا ہو، کیونکہ اس صورت میں دودھ اُبلتے ہی گرنے کے امکانات زیادہ ہیں ✱ دودھ اُبالتے وقت ممکن ہو تو چمچ ہلاتے رہیں یا پھر ہلکی آنچ پر اُبالیں۔ دودھ کے برتن کو چولہے پر رکھ کر عام طور پر گھر والے اپنے دیگر کاموں میں مصروف ہوجاتے ہیں کہ ابھی جوش آنے میں دیر ہے، جب جوش آتا ہے اور دودھ اُبل جاتا ہے تو انہیں ہوش آتا ہے یوں ذرا سی غفلت سے کچھ نہ کچھ نعمت کا ضیاع ہوجاتا ہے جو کسی طرح بھی مناسب نہیں ✱ دودھ کو ایک سے دو اُبال آجائیں تو چولہے سے اُتارلیں کہ زیادہ اُبالنے سے اس کی غذائیت کم ہوجاتی ہے نیز دودھ اور بالائی برتن کے ساتھ چپک جاتی ہے اور بعض اوقات تو زیادہ بے احتیاطی کی وجہ سے برتن کے ساتھ ہی جل جاتی ہے۔ **دودھ خراب ہونے کی نشانی** ✱ دودھ خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ دودھ گاڑھا ہونے لگتا ہے، ذائقے میں تُرشی آجاتی ہے اور ہلکی ہلکی بُو آنے لگتی ہے۔ ✱ دودھ کے برتن ڈھانپ کر رکھیں کہ بعض اوقات گھروں میں پائے جانے والے کیڑے مکوڑے اس میں گر جاتے ہیں۔ **دودھ خراب ہوجائے تو** ✱ اگر دودھ پَھٹ جائے تو اسے مت پھینکیں بلکہ اس میں شہد یا چینی ڈال کر چُولہے پر چڑھادیں یہاں تک کہ اِس کا پانی جَل جائے اور کھویا رَہ جائے، یہ کھانے میں انتہائی لذیذ ہوتا ہے۔ (فیضانِ سنّت، ص576 ماخوذاً) ✱ اگر دودھ سوڈا بنانا ہو تو پہلے دودھ اور سوڈے کی بوتل کو اچھی طرح ٹھنڈا کرلیں پھر مِکس کریں، گرم دودھ میں سوڈا ہرگز مت ڈالیں ورنہ دودھ پَھٹ جائے گا۔ **احتیاط** کچا دودھ اگر تازہ ہو تو اسے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر زیادہ دیر گزر گئی یا دکان سے خریدا ہو تو بغیر اُبالے ہرگز استعمال نہ کریں کہ اس میں مختلف جراثیم شامل ہوجاتے ہیں، نیز ✱ کھلا دودھ عموماً پلاسٹک کی تھیلی یا بند دودھ گتے کے ڈبے میں ملتا ہے، دودھ نکالنے کے باوجود اس تھیلی یا ڈبے میں دودھ کے کئی قطرے لگے رہ جاتے ہیں، انہیں بھی ضائع ہونے سے بچانے کی کوشش کریں۔

اللہ پاک ہمیں اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اِسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مَدَنی*

عورت کا بلاوجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی عورت یا اس کے گھر والے بلاوجہِ شرعی خُلَع[1] کا مطالبہ کریں تو کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

عورت یا اس کے گھر والوں کا بلاوجہ شرعی خلع کا مطالبہ کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بلاوجہ خلع کا مطالبہ کرنے والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گی۔ اسی طرح ایک حدیث پاک میں ایسی عورت کو منافقہ فرمایا اور جو بیوی کو شوہر کے خلاف بھڑکائے اس کے بارے میں فرمایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ایما امرأۃ سألت زوجھا طلاقا فی غیر ما باس فحرام علیھا رائحۃ الجنۃ“ ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی عذرِ معقول کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں ”ایما امرأۃ اختلعت من زوجھا من غیر باس لم ترح رائحۃ الجنۃ“ ترجمہ: جو عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی عذرِ معقول کے خلع (کا مطالبہ) کرے، تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گی۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”المختلعات ھن المنافقات“ ترجمہ: یعنی (بغیر کسی عذر کے) خلع کا مطالبہ کرنے والی عورتیں منافقہ ہیں۔ (ترمذی، 2/402، حدیث: 1190، 1191، 1192) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجھا“ ترجمہ: جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (ابو داؤد، 2/369، حدیث: 2175)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”اگر طلاق مانگے گی منافقہ ہوگی۔ جو لوگ عورت کو بھڑکاتے شوہر سے بگاڑ پر ابھارتے ہیں وہ شیطان کے پیارے ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، 22/217) صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ایک استفتا کے جواب میں رقم فرماتے ہیں: ”عورت کا طلاق طلب کرنا اگر بغیر ضرورتِ شرعیہ ہو تو حرام ہے جب شوہر حقوقِ زوجیت تمام و کمال ادا کرتا ہے تو جو لوگ طلاق پر مجبور کرتے ہیں، وہ گنہ گار ہیں۔“

(فتاویٰ امجدیہ، 2/164)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیوی کے مال کی زکوٰۃ شوہر ادا کرے گا یا خود بیوی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر بیوی کے پاس اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ بنتی ہو تو کیا اس کی زکوٰۃ شوہر ادا کرے گا یا پھر بیوی خود ادا کرے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر بیوی مالکِ نصاب ہو تو زکوٰۃ ادا کرنا بیوی پر فرض ہے، شوہر پر اس کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں، البتہ اگر شوہر بیوی کی اجازت سے اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مال کے بدلے میں نکاح ختم کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، 2/194)

*دارالافتاء اہلِ سنّت، مرکز الاولیاء لاہور

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

مدنی کورسز

مجلسِ مختصر مدنی کورسز (للبنات) کے تحت رمضانُ المبارک کے رحمت بھرے لمحات کو نیکیوں میں گزارنے کے لئے ہر سال کی طرح اس سال بھی ملک و بیرونِ ملک کثیر مقامات پر اسلامی بہنوں کے لئے یکم تا 20 رمضانُ المبارک 1440ھ 20 دن کے "فیضانِ تلاوت کورس" منعقد ہوئے جن میں شریک اسلامی بہنوں نے روزانہ ڈیڑھ پارے کی تلاوت مع قرآنی واقعات، رمضانُ المبارک میں پڑھے جانے والے مخصوص اَذکار و دعائیں اور عَوامی مسائل اور ان کا حل سیکھنے کی سعادت حاصل کی، ان مدنی کورسز میں ہزاروں اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔

☆ماہِ اپریل 2019ء میں پاکستان کے شہروں (بابُ المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدرآباد، مرکز الاولیاء لاہور، مدینۃ الاولیاء ملتان، سردارآباد فیصل آباد، نواب شاہ، سکھر، مظفر گڑھ، بہاولپور، گجرات، کوئٹہ، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور کشمیر سمیت دیگر شہروں) میں 12 دن کے "معلّمہ مَدَنی قاعدہ کورس" ہوئے جن میں 535 سے زائد اسلامی بہنوں نے شرکت کی، ان مَدَنی کورسز میں قراٰنِ پاک پڑھنے پڑھانے کا درست طریقہ، فرض علوم، دینِ اسلام کی بنیادی باتیں اور سنّتیں اور آداب سکھائے گئے۔

6 مئی 2019ء کو پاکستان کے شہروں (بابُ المدینہ کراچی، زم زم نگر حیدرآباد، مدینۃُ الاولیاء ملتان، سردارآباد فیصل آباد، گجرات اور راولپنڈی) کی "دارُالسنّہ" میں "فیضانِ رمضان کورس" کا انعقاد کیا گیا جس میں بنیادی اسلامی عقائد، تجوید اور نماز روزے سے متعلق شرعی احکام سکھائے گئے۔

حج پر جانے والی اسلامی بہنوں کو مسائلِ حج، ارکانِ حج اور عمرہ کی ادائیگی سے متعلق معلومات سکھانے والی معلّمہ اسلامی بہنوں کے لئے 19 تا 25 مارچ 2019ء پاکستان میں 5 مقامات پر 8 دنوں کے "فیضانِ رفیقُ الحرَمَین" کورس ہوئے۔

اسلامی بہنوں کو عطیات جمع کرنے کی شرعی و تنظیمی احتیاطیں، زکوٰۃ، صدقہ اور فطرہ کے ضروری مسائل سکھانے کیلئے پاکستان کے مختلف شہروں میں کم و بیش 364 مقامات پر 8 تا 10 مارچ 2019ء 3 دن پر مشتمل "فیضانِ زکوٰۃ کورس" ہوئے جن میں تقریباً 5 ہزار 771 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

مجلس مدرسۃُ المدینہ بالغات کے تحت پاکستان کے 374 مقامات پر یکم تا 26 مارچ 2019ء 26 دن کے "مدنی قاعدہ کورس" ہوئے جن میں اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 7 ہزار 774 رہی۔

شعبۂ تعلیم کے مدنی کام

دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تعلیم کے تحت تقریباً 1672 شخصیات اسلامی بہنوں نے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی 21 نے جامعاتُ المدینہ للبنات کا دورہ کیا تقریباً 968 تعلیمی اداروں میں مدنی درس کا سلسلہ ہوا۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

نئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا آغاز

بنگلہ دیش کے شہر سید پور، نیو مانسی میں 12 مئی 2019ء سے اسلامی بہنوں کے لئے نئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کا آغاز ہوا۔

تجہیز و تکفین اجتماعات

مجلسِ تجہیز و تکفین کے تحت اسلامی بہنوں کو غسل و کفن کا طریقہ سکھانے کے لئے مارچ 2019ء میں مختلف ممالک (یوکے، بنگلہ دیش، آسٹریلیا، ساؤتھ افریقہ، ماریشس، لیسوتھو، ہند، اٹلی اور اسپین) میں 154 مقامات پر تجہیز و تکفین اجتماعات منعقد ہوئے جن میں تقریباً 7403 اسلامی بہنوں نے شرکت کی، 174 مقامات پر ایصالِ ثواب کے اجتماعات کئے گئے۔

مدنی انعامات اجتماعات

امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اسلامی بہنوں کے 63 مدنی انعامات کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے عرب شریف، یوکے، بنگلہ دیش اور ہند میں کم و بیش 40 مقامات پر تین گھنٹے کے مدنی انعامات اجتماعات منعقد ہوئے جن میں اسلامی بہنوں کی مدنی انعامات کے حوالے سے تربیت کی گئی، مختلف مقامات پر ہونے والے ان اجتماعات میں کم و بیش 1750 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

سنّتوں بھرا اجتماع

مدنی ریجن زَم زَم نگر حیدر آباد کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن زَم زَم نگر حیدر آباد سے رکنِ شوریٰ حاجی ابو عمر عطّاری نے بذریعۂ فون سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور اسلامی بہنوں کو مدنی عطیات اور عید کے بعد ایک ماہ کے مدنی قافلوں کے لئے اپنے مَحارِم کو تیار کرنے کا ذہن دیا۔
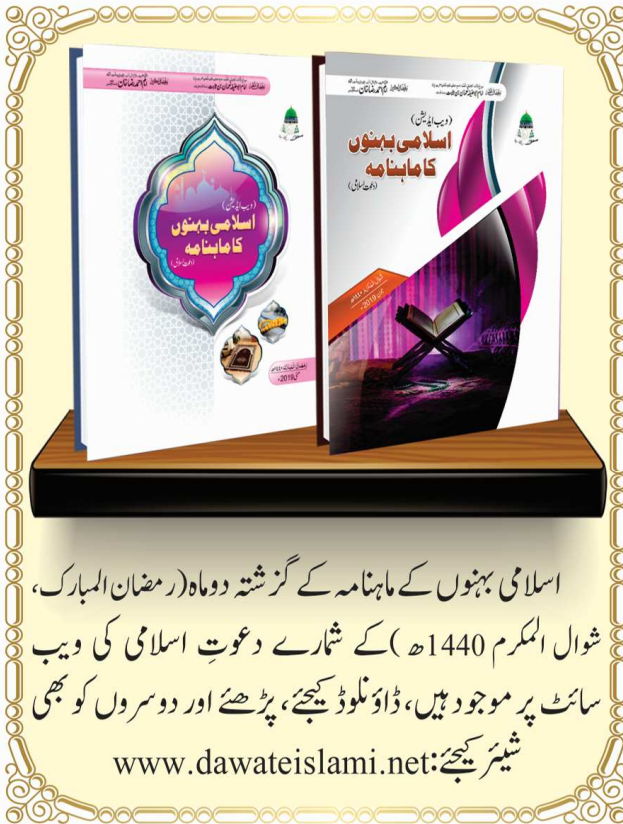
اسلامی بہنوں کے ماہنامہ کے گزشتہ دو ماہ (رمضان المبارک، شوال المکرم 1440ھ) کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر موجود ہیں، ڈاؤنلوڈ کیجئے، پڑھئے اور دوسروں کو بھی شیئر کیجئے: www.dawateislami.net

ان رسائل میں عورتوں کے لئے بھی مفید معلومات موجود ہیں، آج ہی ان کتب کو مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے
یا دعوت اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔
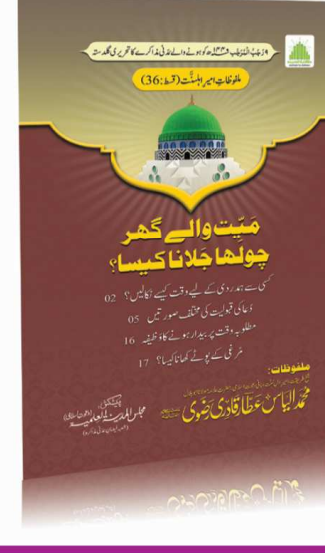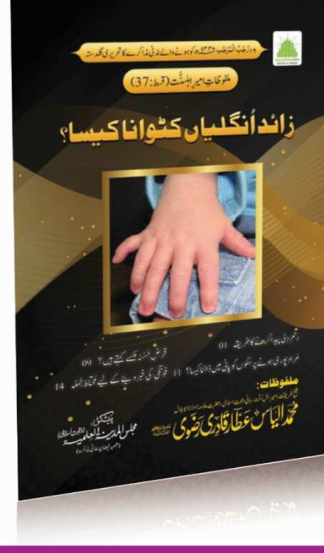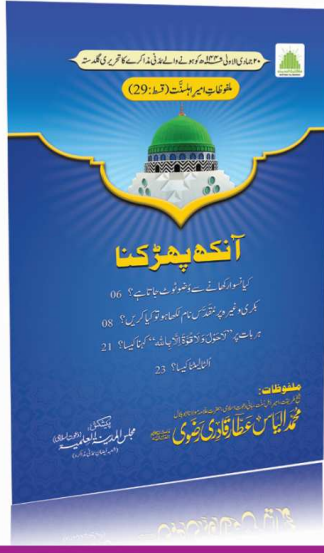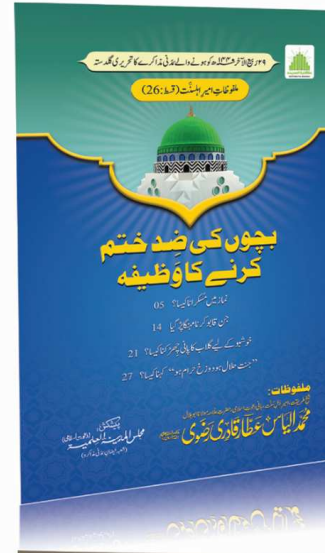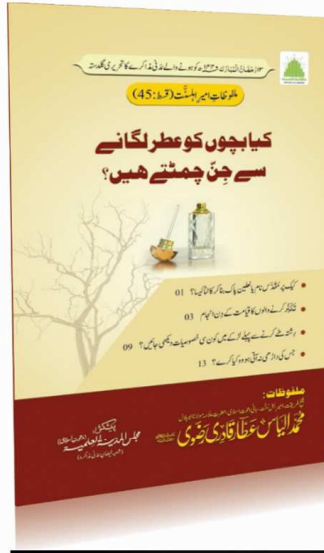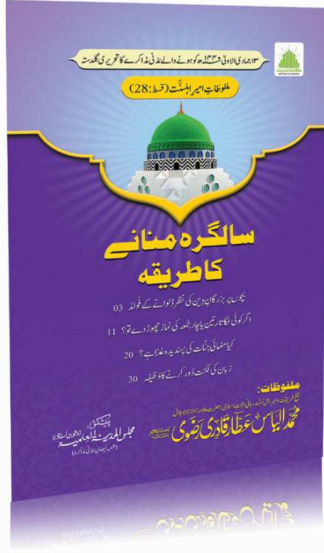
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 107 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0

0125764